از عدالت عظمیٰ

حکم چند و دیگراں وغیرہ۔

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ و دیگراں وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 2 اپریل، 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعہ A-28 اور 54- حصول اراضی ـــ حصول اراضی کے افسر کی طرف سے دیا گیا ایوارڈ- ریفرنس کورٹ کی جانب سے معاوضے میں اضافہ- دفعہ 26 کے تحت ایوارڈ میں اضافے کے بعد دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل میں معاملہ نہیں لیا گیا- اسی نوٹیفکیشن کے تحت کچھ دوسرے دعویدار جنہوں نے معاملے کو عدالت عالیہ میں لے جایا، انہیں زیادہ معاوضہ دیا گیا ـــ زمین کے مالک نے معاوضے میں مزید اضافے کے لیے دو سال بعد دفعہ 28A کے تحت درخواست دائر کی- ایکٹ کے تحت حکام اور عدالت عالیہ بھی راحت دینے سے انکار کر رہے ہیں- قرار پایا کہ، دفعہ 28A(1) کے تحت دادرسائی صرف اس وقت دستیاب ہوتا ہے جب دفعہ 26 کے تحت معاوضے میں اضافہ کیا گیا تھا نہ کہ جب اسے دفعہ 54 کے تحت بڑھایا گیا تھا۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 14- اراضی کا مالک حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 26 کے تحت معاوضہ قبول کر رہا ہے اور دفعہ 54 کے تحت معاملہ عدالت عالیہ میں نہیں لے جا رہا ہے- بعد میں کچھ دوسرے دعویداروں کو عدالت عالیہ میں معاملہ لے جانے پر زیادہ معاوضہ دیا گیا- دفعہ 28A کے تحت دائر زمین کے مالک کی درخواست خارج کر دی گئی- قرار پایا کہ، آرٹیکل 14 کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شیڈولڈ کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی لمیٹڈ بھٹنڈا بنام یونین آف انڈیا، [1991] 1 ایس سی سی 174 اور بابو رام و دیگران بنام اسٹیٹ آف یو پی و دیگر، [1995] 2 ایس سی سی 689، پر انحصار کیا۔

کے ایس پریپورنن بنام ریاست کیرالہ، [1995] 1 ایس سی سی 367، اس کے بعد آیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7118، سال 1996 وغیرہ۔

سی آر نمبر 2659، سال 1993 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 21.9.1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جے ڈی جین۔

جواب دہندگان کے لیے مس رینو جارج اور مس اندو ملہوترا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر، 'ایکٹ') 24.3.1971 پر شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ 11 کے تحت کلکٹر نے 10 جولائی 1971 کو اپنا ایوارڈ منظور کیا۔ اس پر، اپیل کنندہ نے دیگران کے ساتھ مل کر دفعہ 18 کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سے رجوع کیا۔ دفعہ 26 کے تحت ایوارڈ میں مزید اضافہ کرنے کے بعد، اپیل گزاروں نے دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل میں معاملہ نہیں اٹھایا تھا۔ کچھ دوسرے دعویداروں نے آر ایف اے نمبر 1326/78 دائر کیا جس میں عدالت عالیہ نے معاوضے کو بڑھا کر 135 روپے فی مربع گز کر دیا تھا۔ اس کے بعد، دو سال بعد، اپیل کنندہ نے حصول اراضی کے افسر کو دفعہ 28A کے تحت درخواست دائر کی تھی جس نے ایل سی کیس نمبر 52/51 میں اپنے فیصلے میں 10 مئی 1993 کے حکم سے درخواست کو خارج کر دیا تھا۔ سی آر نمبر 93/2659 میں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی پر، پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ نے 21 ستمبر 1993 کے حکم کے ذریعے عرضی کو خارج کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا حصول اراضی کے افسر نے آر ایف اے نمبر 1326/79 میں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کے مطابق اپیل گزاروں کو 135 روپے فی مربع گز معاوضہ دینے سے انکار کرنا درست تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 28A(1) اس طرح پڑھتی ہے:

> "جہاں اس حصے کے تحت کسی ایوارڈ میں، عدالت درخواست گزار کو دفعہ 11 کے تحت کلکٹر کی طرف سے دی گئی رقم سے زیادہ معاوضے کی رقم کی اجازت دیتی ہے، وہ افراد جو دفعہ 4، ذیلی دفعہ (1) کے تحت اسی نوٹیفکیشن کے تحت آنے والی دیگر تمام زمینوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور جو کلکٹر کے ایوارڈ سے بھی نالاں ہیں، اس بات کے باوجود کہ انہوں نے دفعہ 18 کے تحت کلکٹر کو درخواست نہیں دی تھی، عدالت کے ایوارڈ کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کلکٹر کو تحریری درخواست کے ذریعے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ انہیں ادا کی جانے والی معاوضے کی رقم کا معاوضے کی رقم کی بنیاد پر دوبارہ تعین کیا جائے۔ عدالت کی طرف سے دیا گیا:
>
> بشرطیکہ تین ماہ کی مدت کا حساب لگانے میں جس کے اندر اس ذیلی دفعہ کے تحت کلکٹر کو درخواست دی جائے گی، جس دن فیصلہ سنایا گیا تھا اور ایوارڈ کی نقل حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ وقت کو خارج کر دیا جائے گا۔

اس کا مطالعہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اگر کلیکٹر نے دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دے دیا ہو، اور کسی دعوے دار نے دفعہ 18 کے تحت مقررہ مدت میں تحریری درخواست نہ دی ہو، لیکن اسی نوٹیفکیشن دفعہ 4(1) سے متعلق کسی اور دعوے دار نے عدالت سے رجوع کیا ہو اور عدالت نے معاوضہ بڑھا دیا ہو، تو وہ افراد جنہوں نے دفعہ 18 کے تحت درخواست نہیں دی تھی اور بغیر احتجاج کے دفعہ 31 کے تحت معاوضہ وصول کر لیا تھا، وہ بھی دفعہ 28-A(1) کے تحت تین ماہ کی مدت میں تحریری درخواست دے سکتے ہیں، تاکہ ان کا معاوضہ دوبارہ متعین کیا جا سکے۔ اس کی شق کے تحت، درخواست دینے کی تاریخ سے لے کر ایوارڈ دینے کی تاریخ تک اس کی مصدقہ نقل حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کو خارج کر دیا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں، متاثرہ افراد جنہوں نے بغیر کسی احتجاج کے معاوضہ حاصل کیا تھا لیکن دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے داد رسائی کا فائدہ نہیں اٹھایا تھا، اگر ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت شائع ہونے والے اسی نوٹیفکیشن سے پیدا ہونے والے دعویداروں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

میں سے کسی کو حوالہ عدالت سے بڑھے ہوئے معاوضے کا فائدہ حاصل تھا، تو غیر درخواست گزار کو دفعہ 28A(1) کے تحت بہتر معاوضہ حاصل کرنے کے لیے حوالہ عدالت کے فیصلے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کی درخواست کے ذریعے دفعہ 28A کے تحت دادرسائی حاصل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔اس معاملے میں، تسلیم شدہ طور پر، اپیل گزاروں نے دفعہ 18 کے تحت حوالہ کا دادرسائی حاصل کیا ہے اور معاوضے میں اضافہ کیا ہے۔اس کے بعد، انہوں نے مزید بڑھے ہوئے معاوضے کے لیے عدالت عالیہ میں دفعہ 54 کے تحت اپیل کی دادرسائی کی پیروی نہیں کی لیکن کچھ دعویداروں نے اپیل کی دادرسائی کی پیروی کی اور معاوضے کو 135 روپے فی مربع گز پر مزید بڑھا دیا۔ دفعہ 54 کے تحت دادرسائی کا فائدہ نہ اٹھانے کے بعد، اپیل کنندگان دفعہ 28A(1) کے تحت درخواست دینے کے حقدار نہیں ہیں تاکہ بڑھے ہوئے معاوضے کا یکساں فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ دفعہ 28A(1) کے تحت دادرسائی صرف اس صورت میں دستیاب ہے جب ایکٹ کے دفعہ 26 ایوارڈ اور حصہ III کے فیصلے کے تحت معاوضے میں اضافہ کیا گیا تھا اور یہ اس وقت دستیاب نہیں ہے جب اسے ایکٹ کے دفعہ 54 کے تحت بڑھایا گیا تھا۔شیڈولڈ کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی لمیٹڈ، بھٹنڈا بنام یونین آف انڈیا، [1991] میں یہ عدالت 1. ایس سی سی 174 نے فیصلہ دیا تھا کہ دفعہ 18 کے تحت دادرسائی کا فائدہ اٹھانے والے دعویدار دفعہ 28A کے تحت اضافی رقم کے حقدار نہیں ہیں جب کہ عدالت عالیہ نے معاوضے میں اضافہ کیا تھا۔اسی طرح کے نقطہ نظر کا اظہار بابو رام و دیگراں بنام اسٹیٹ آف یوپی و دیگراں، [1995]2 ایس سی سی 689 میں بھی کیا گیا تھا۔لہذا، اپیل کنندگان دفعہ 28A کے تحت مزید اضافہ کے تحت درخواستیں دینے کے حقدار نہیں ہیں۔حصول اراضی کے افسر اور عدالت عالیہ نے دوسرے دعویداروں کے برابر معاوضے میں اضافہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔مزید یہ دلیل کہ اپیل گزاروں کے ساتھ آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت ضمانت شدہ مساوات کی خلاف ورزی کرنے والے دیگراں کے برابر معاوضے کی ادائیگی میں غیر متزلزل طور پر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے، اب مربوط نہیں ہے۔کے ایس پریپورنن بنام ریاست کیرالہ، [1995] 1 ایس سی سی 367 اور بابو رام کے مقدمہ (اوپر) میں اس عدالت کے اکثریتی فیصلے سے متاثرہ افراد کے خلاف یہ نتیجہ اخذ کیا گیا۔

اس کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document